REGD. NO L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱ر

جمعہ ۱۴ر محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۴/۳۸	۲۷ اخاء ۱۳۲۹ھش ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۴۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی تو ہے مگر اب ہلکی ہے ۔ ربوہ ۲۵ اکتوبر ۔ رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دل کا دورہ ہوا ہے ۔ طبیعت خراب ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ——— لاہور ۲۴ اکتوبر ۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو پہلے سے بخار کم ہے ۔ کمر اور پسلیوں میں درد ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کو دعاؤں میں یاد رکھیں ——— لاہور ۲۶ اکتوبر ۔ نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج زیادہ کمزور ہے ۔ شام سے گھبراہٹ بہت ہے احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مجلس اقوام مسئلہ کشمیر کے متعلق ڈکسن رپورٹ کی تائید نہیں کریگی

لیک سکسیس ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ ایک امریکی خبررساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مجلس اقوام کے اکثر ممبر ڈکسن رپورٹ کی تائید میں نہیں ہیں ۔ اور یہ رائے رکھتے ہیں کہ سلامتی کونسل کو اس مسئلے کو دونوں فریقوں پر چھوڑ دینے کے بجائے استصواب کو انجام دینے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں ۔ اس کے لئے برطانیہ سلامتی کونسل کو ایک تجویز پیش کر رہا ہے ۔ کہ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے کونسل کے ۵ غیر مستقل ممبروں یوگوسلاویہ ۔ کیوبا ۔ مصر ۔ ایکویڈور ۔ ناروے پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اس مسئلے پر غور کرے ۔ چھٹے ممبر ہندوستان کو اس لئے نہیں لیا گیا کہ وہ فریق مقدمہ ہے ۔ سلامتی کونسل کے حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ پاکستانی وفد اس تجویز کی تائید میں ہے ۔ لیکن ہندوستانی مندوب نے آج اپنی حکومت سے استصواب کیا ہے ۔ اس تجویز کو فریقین مسئلہ کا عندیہ معلوم کرنے کے بعد سلامتی کونسل کے روبرو رکھا جائے گا ۔

خان لیاقت کی اہل پنجاب سے اپیل

متحد ہو کر پاکستان کے بقاء و استحکام کے لئے مسلم لیگ کو مضبوط بنائیے

تیس لاکھ کشمیری عوام کو امن کے نام کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا مسئلہ کشمیر کا واحد حل استصواب ہے ہم ہرگز کوئی دوسرا حل قبول نہیں کریں گے

سیالکوٹ ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیراعظم خان لیاقت علی خان نے آج صبح سیالکوٹ مسلم لیگ کے زیر اہتمام عظیم الشان پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ۔ کہ پاکستان کے بقاء و استحکام کے لئے ملک میں ایک منظم اور مضبوط سیاسی جماعت کا وجود نہایت ضروری ہے ۔ ظاہر ہے کہ مسلم لیگ کے علاوہ کوئی دوسری جماعت اس قومی ضرورت کو پورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی ۔ اس لئے تمام سچے پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے باہمی اختلافات کو بھلا کر دل و جان کے ساتھ اپنے آپ کو اس جماعت سے وابستہ کر لیں ۔ اور اسے کامیاب بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اس ضمن میں آپ نے مزید کہا ۔ یاد رکھئے ۔ اتحاد میں آپ کی قوت ہے اور اختلاف میں آپ کی بربادی ۔ اگر ہم نے اپنے قومی اعتماد پر ذرا بھی آنچ آنے دی تو ہماری مشکلات میں بے انتہا اضافہ ہو جائے گا ۔ جن ممالک میں ایک طاقتور سیاسی جماعت موجود نہیں ہے اور لوگ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں ۔ وہاں سیاسی اعتبار سے جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے جس راستے پر گامزن رہ کر ہم نے پاکستان حاصل کیا ہے ۔ ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی اس سے بھٹکنا نہیں چاہیئے ۔ وہ راستہ ہے قومی اتحاد کا ۔ جو صرف اور صرف مسلم لیگ کی ہی صورت میں قائم رہ سکتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم لیگ کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں ہر پاکستانی مسلمان اس میں شامل ہو کر بقاء و استحکام پاکستان کے لئے قابلِ قدر خدمت سرانجام دے سکتا ہے

نئی پارٹی کے خواہش مند

مسلم لیگ کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہمارے بعض ہم وطنوں کا خیال ہے کہ ملک میں جب تک انتشار نہ پھیلایا جائے ملک ترقی نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ وہ مسلم لیگ ۔ اور اس کی حکومت کے کئے کرائے پر پانی پھیرنے کی فکر میں ہیں ۔ اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ مسلم لیگ اور موجودہ حکومت نے کوئی کام نہیں کیا ہے ۔ اس لئے نئی پارٹی اور نئی حکومت قائم کی جائے ۔ ان لوگوں کی عجیب حالت ہے نہ صرف اپنے بلکہ پرائے بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ پاکستان نے گزشتہ تین سال کے عرصے میں جو کام کر دکھایا ہے وہ معجزے سے کم نہیں ہے لیکن ہمارے بعض ہموطن ہیں کہ وہ اس "معجزے" کو خاطر میں نہیں لاتے یہ ایسی ہی بات ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دور دراز کے لوگ تو ایمان لائے لیکن ابولہب کو یہ توفیق نہیں ملی ۔ یاد رکھئے نئی جماعت بنانا آسان کام نہیں ہے ۔ جو لوگ کسی جماعت کی اصلاح نہیں کر سکتے وہ بھلا نئی جماعت کیا بنائیں گے

مسئلہ کشمیر کا واحد حل

آج تیسرے پہر گوجرانوالہ میں ایک اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے مسلم لیگ کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مسئلہ کشمیر پہ روشنی ڈالی ۔ آپ نے کہا ۔ اس مسئلہ کا صرف اور صرف ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ باشندگانِ کشمیر کو آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا جلد از جلد موقع بہم پہنچایا جائے ۔ چنانچہ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کوئی دوسرا حل ہرگز قبول نہیں کرے گی ۔ حکومت تہیہ کر چکی ہے کہ وہ ہندوستان کو کشمیر پر بزور شمشیر قبضہ کرنے نہیں دے گی ۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہی نکلے ۔ ہم امن چاہتے ہیں اور آخر دم تک امن قائم رکھنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ نہیں ہو سکتا ۔ کہ امن کے نام پر کشمیر کے ۳۰ لاکھ مسلمانوں کو قربان کر دیا جائے ۔

بنیادی اصول

اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے ۔ کہ دستور مرتب کرنے میں عجلت سے کام نہیں لیا گیا ۔ آپ نے کہا یہ اعتراض بے بنیاد ہے ۔ دراصل بات یہ ہے کہ معترضین یہ نہیں دیکھتے ۔ کہ ابتدائی دو سال تو ایسی حالت میں صرف ہو گئے کہ آیا پاکستان قائم بھی رہتا ہے یا نہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء میں ہم پر کیا گزری اور پھر ۱۹۴۸ء میں قائداعظم کی وفات کے بعد ہمیں کن نئے مصائب سے دوچار ہونا پڑا ۔ یہ خدا کا شکر ہے ۔ کہ ان مصائب کا ہم نے ہمت اور استقلال سے مقابلہ کیا چنانچہ اب بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے اس پر بھی اعتراض کیا جا رہا ہے ۔ کہ یہ رپورٹ غیر اسلامی ہے میں ایسے معترضین کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر موجودہ رپورٹ غیر اسلامی ہے تو وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق رپورٹ بنا کر قوم کے سامنے رکھیں اور پھر ہماری رپورٹ کو غیر اسلامی کہیں کسی کے کئے کرائے پر پانی پھیرنا آسان ہوتا ہے ۔ خود کام کر کے دکھانا کار دارد ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اگر پاکستان کی بنیادیں اسلامی اصولوں پر قائم نہ ہوئیں تو پاکستان ختم ہو کر رہ جائے گا ۔

۲۰۰ میل لمبا سفر

خان لیاقت نے آج ان دو ضلعوں میں قریباً دو سو میل لمبے علاقے کا دورہ کیا ۔ ۵ عام جلسوں میں تقریریں کیں نہر بالائی چناب کی مرمت کا کام دیکھا ۔ ہیڈ مرالہ اور گوجرانوالہ کے ریلیف کے مرکزوں کا معائنہ کیا ۔ نہر پہ ۲۰ ٹریکٹر کام میں مصروف ہیں ! ۶۰ لاکھ افراد مصروف کار ہیں ۔ ۷۲ فیصدی کام ہو چکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ دو نومبر تک سارا کام انجام پا جائیگا (سٹاف رپورٹر)

کراچی ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ والیٔ عرب جلالۃ الملک شاہ ابن سعود نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دس ہزار روپے بطور چندہ دیا ہے اور مصیبت زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے ۔

کراچی ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ عالمگیر جنگ کے وفد کے ارکان آئندہ بدھ سے پاکستان صوبوں کا مکمل دورہ شروع کر دیں گے ۔ لاہور سے ۱ نومبر کو ڈھاکے روانہ ہو جائیں گے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ تبت پر کمیونسٹ حملے کی ابھی تک مصدقہ ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی ۔ آج تازہ صورت حالات کے متعلق پنڈت نہرو نے وزارت خارجہ کے ارکان سے گفتگو کی ۔ ہندوستان میں متعین پیکنگ کے نمائندے نے بھی اس خبر کی تصدیق نہیں کی ۔

لندن ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں برطانیہ کا صنعتی میلہ لندن میں ارلز کورٹ اور اولمپیا کے مقامات پر اور برمنگھم میں کاسل برام ورچ کے مقام پر ۳۰ اپریل سے ۱۱ مئی تک جاری رہے گا ۔

برلن ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ نورمبرگ میں اقوام متحدہ کے قانونی حکام نے یکایک ہیر مارٹن ہیلپرڈ کے خلاف گرفتاری کے احکام واپس لے لئے ہیں جن پر گورنگ کو زہر کی گولی دے کر خودکشی میں مدد دینے کا الزام تھا ۔ یہ فیصلہ بعض نازک سیاسی پہلوؤں کے پیدا ہونے کی بناء پر کیا گیا ہے ۔

ہائے اُس زود پشیماں کا ......

ڈیرہ دون ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ شرومنی اکالی دل کے صدر سردار حکم سنگھ نے ایک بیان میں شکوہ کیا ہے کہ نہرو گورنمنٹ سکھوں کے مطالبات کو ماننے بلکہ سمجھنے کے لئے بھی تیار نظر نہیں آتی وہ سکھوں کے معاملات میں قطعاً دلچسپی نہیں لے رہی ۔ مگر سکھ کمزور نہیں ہیں ۔ اب ہم مسلمانوں کا تعاون بھی حاصل کریں گے تاکہ دونوں اقلیتیں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کر کے اکثریت کے ساتھ اپنے مطالبات منوا سکیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اب فرقہ وارانہ فسادات کی دیوانگی کے بعد مسلمانوں کو سکھوں سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی ۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر مسلمان اور سکھ ایک ہو جائیں تو اس میں ہم دونوں کا بھلا ہے

لاہور ۔ ۲۶ اکتوبر ۔ مولانا عبدالباری کے بعد چار اور مسلم لیگی اکابر نے مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے ۔ ان کے نام یہ ہیں شیخ محمد رشید رکن پاکستان لیگ کونسل و جرا ... بھی سول مسلم لیگ مسٹر ذکی پالی رکن صوبائی لیگ کونسل ۔ مسٹر شیر محمد جائنٹ سیکرٹری سول مسلم لیگ اور خواجہ محمد افضل رکن پاکستان لیگ کونسل ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شایع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء

مذہبی اور غیر مذہبی حکومت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل ہم نے مجملاً بیان کیا تھا کہ موجودہ سیاسی قسم کے علمائے اسلام اگرچہ اسلامی حکومت کو عام و معروف مذہبی حکومت سے ممیز کرتے ہیں۔ مگر عملاً وہ اسلامی حکومت کو اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ جس طرح کہ معروف مذہبی حکومت ہوتی ہے۔ اور جس کی تلخیوں کی وجہ سے یورپ میں دنیاوی حکومت کا تصور پیدا ہؤا۔

"الفضل" میں ہم نے ایک سے زیادہ بار ذکر کیا ہے۔ کہ یورپ میں مذہبی اور غیر مذہبی حکومت کی تقسیم کس طرح معرضِ وجود میں آئی۔ یورپ میں عیسائیت کے مختلف فرقوں میں سخت جنگ زرگری بپا ہو گئی تھی۔ تقریباً ہر فرقہ حکومتی اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کی جد وجہد کرتا تھا۔ اور ہر فرقہ یہی خیال کرتا تھا کہ اس کے سوا باقی تمام فرقے جھوٹے ہیں یہاں تک بات رہتی تو خیر تھی مگر بدقسمتی سے ہر فرقہ یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس کا دینی فرض ہے کہ دوسروں کو اعتقادی تباہی سے بالجبر بچالے۔ اس لئے جو فرقہ بھی برسر اقتدار آتا تھا وہ دوسرے فرقوں کو ملیامیٹ کر دینا چاہتا تھا۔ اسی طرح صرف اختلاف عقائد کی وجہ سے معصوموں اور بے گناہوں پر طرح طرح کے ظلم وستم روا سمجھے جاتے تھے۔ یورپ کے اس دَور کی تاریخ سخت ہولناک مناظر کا مجموعہ ہے۔

جب ظلم وستم کی حد ہو چکی اور انسانی فطرت ان ہولناک مناظر سے اکتا گئی تو مذہب کی طرف سے ایک عام نفرت سی پیدا ہو گئی۔ خود مختار بادشاہی اور پوپ کے زوال کے ساتھ جمہوری خیالات پھیلنے لگے۔ تو مذہبی فرقہ پرستی کی تلخیاں بھی محسوس ہونے لگیں۔ جوں جوں سائنس اور فلسفہ کی طرف رجحانات بڑھتے گئے۔ یورپ کے دانا لوگ مذہب سے نفور ہوتے چلے گئے۔ اور اس کی بجائے وسیع انسانیت کے اصولوں کی طرف آتے گئے۔ آخر حکومتوں میں بھی اصولی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اور جمہوریت کے ارتقاء کے ساتھ غیر مذہبی حکومت کا تصور پنپتا چلا گیا۔ اس طرح حکومت کی دو قسمیں شمار ہونے لگیں مذہبی اور غیر مذہبی شروع شروع میں مذہبی حکومت کے معنے کسی ایک عیسائی فرقے کی حکومت کے تھے۔ اور اس تقسیم کی یہی بنا تھی۔ سچ تو یہ ہے۔ ماحول کے لحاظ سے یہ تبدیلی نہایت مستحسن تھی۔ غیر مذہبی [illegible] کا اصول اپنا لینے سے یورپ میں امن سا ہو گیا۔ اب ہر عیسائی فرقہ اپنے ذاتی اعتقاد کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گیا۔ اور تمام مغربی ممالک میں مذہبی رواداری کی روح پیدا ہو گئی۔

اس طرح غیر مذہبی حکومت کا تصور تمام مذہبی اعتقادات کے خلاف پیدا نہیں ہؤا تھا۔ بلکہ مذہبی فرقہ پرستی نے جو برائیاں پیدا کر دی تھیں۔ ان کی تلخیوں کی وجہ سے یورپ کو مجبوراً غیر مذہبی حکومت کا تصور اپنانا پڑا۔ آغاز میں شاید یہ خیال نہیں تھا کہ غیر مذہبی حکومت کا تصور کیا صورت اختیار کرے گا۔ مگر آہستہ آہستہ اس تصور میں ترمیمیں ہوتی چلی گئیں۔ چونکہ یورپ کے سامنے عیسائیت کے غیر معقول اعتقادات کے سوا کوئی دوسرا صحیح مذہبی تصور نہیں تھا۔ اس لئے ذہنی بیداری کے ساتھ ساتھ عقلیت کا زور ہوتا چلا گیا۔ جس کا اثر حکومت پر یہ پڑا۔ کہ حکومتی کاروبار میں عام مذہبی اخلاق کو بھی غیر ضروری سمجھا گیا۔ اسی زمانہ میں میکیاولی نے سیاست پر ایک رسالہ تصنیف کیا۔ جس میں سیاست کو اخلاقیات سے بالکل معرّا کر دیا گیا۔

اب یورپ میں بجائے مذہبی فرقوں کی جنگ کے سیاسی جنگ شروع ہو گئی۔ اور اخلاقیات سے معرّا ہو کر سیاست محض ایک شیطانی کاروبار بن کر رہ گئی ہے۔ مادی طاقت کے حصول کی خواہشات آگے آگئی ہیں۔ اور اخلاقی قوتیں پسپا ہو گئی ہیں۔ آج مغربی سیاست مذہب سے بالکل دور جا پڑی ہے۔ اور عام انسانیت کے اخلاقی اصولوں کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور چونکہ سیاست کا اثر انسان کی عام زندگی پر بہت ہوتا ہے۔ اس لئے اب دنیا لا مذہبیت کی طرف رواں دواں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ روس ایسے ممالک میں تو الحاد کو بطور اصول زندگی کے اپنا لیا گیا ہے۔ اور ہر مذہبی خیال کو دشمن انسانیت تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ابھی تک یورپ میں مذہبی رواداری کا وہ صحیح تصور بیدار نہیں ہؤا جس کو اسلام اور صرف اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ابھی تک یورپ کے دماغوں میں ازمنہ وسطیٰ کے عیسائی فرقوں کی باہمی خونریزیاں بسی ہوئی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں یہ بات جم چکی ہے۔ کہ مذہبی اعتقادات کا اختلاف نہ صرف مختلف ممالک میں بلکہ تمام دنیا میں فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔

افسوس یہ ہے کہ اسلام جس نے سب سے پہلے ایک ٹھوس حقیقت کے طور پر دنیا کے سامنے یہ اصول رکھا تھا کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

یعنی دین میں کوئی جبر واکراہ نہیں۔ ہدایت گمراہی سے الگ ظاہر کر دی گئی ہے۔ اور کہ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ یعنی جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ افسوس یہ ہے کہ آج اسی اسلام کے ماننے والے خود اس ٹھوس حقیقت کے منکر ہیں۔ یہاں تک کہ جب یو۔ این۔ او کی الحادی فضا میں ان لوگوں نے جو الحاد کے علمبردار ہیں آزادی ضمیر کا اصول پیش کیا۔ تو اس کی مخالفت کرنے والے یہی لوگ سب سے آگے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست مندرجہ بالا اصول سے مشرف کیا تھا۔

کل ہم نے الفضل میں بتایا تھا کہ خلافت راشدہ کے بعد کس طرح اسلام کے دو تصور ساتھ ساتھ چلے آئے ہیں۔ ایک تصور تو علمائے حق کا تھا۔ جنہوں نے اسلام کو بطور اسلام کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور نہ صرف وعظ ونصیحت سے بلکہ اسلام کا عملی نمونہ بن کر اور جان ومال کی قربانیاں دے کر اسلام کی اشاعت دنیا میں کرتے رہے۔ دوسرا تصور درباری نمارگا تھا جنہوں نے اسلام کے مسئلہ جہاد کو جبر واکراہ بنا دیا۔ اور بادشاہوں کی جوع الارض کی تسکین کے لئے اسے ایک خونی دین بنا کر رکھ دیا۔ پہلے تصور اسلام کے لئے دنیا میں جتنا راستہ صاف کرتا رہا ہے۔ دوسرا تصور اتنا ہی اس میں روکاوٹیں پیدا کرتا رہا ہے۔

دراصل آج دنیا میں جو ہم مسلمانوں کی کثرت دیکھ رہے ہیں۔ یہ ان علمائے حق کا ہی کارنامہ ہے۔ جنہوں نے اسلام کا حسین ودلآویز چہرہ وعظ ونصیحت سے اور اپنے دلکش اعمال کے آئینہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دوسرا تصور اسلام کو دنیا میں صرف بدنام کرتا چلا آیا ہے۔ اور اتنا بدنام کر چکا ہے۔ کہ آج ایک مسلمان کو محض مذہبی مجنون سمجھا جاتا ہے۔ جس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے۔ اور دوسرے میں تلوار جو قرآن پیش کرنے سے پہلے تلوار دکھاتا ہے مودودی صاحب اور دیگر سیاسی قسم کے مولوی جو آج اسلامی حکومت کا شور مچا رہے ہیں۔ اسی دوسری قسم کے تصور اسلام کے نمائندہ ہیں۔ یہی نہیں آپ کا اسلامی حکومت کا تصور ویسا ہی فرقہ پرستانہ ہے جیسا کہ ازمنہ وسطیٰ کے یورپ کے عیسائی فرقہ پرستوں کا تصور تھا۔ آپ صرف ایک فرقہ کی حکومت چاہتے ہیں۔ جس کی فقہ غالب رہے گی۔ اور باقی تمام فرقوں کو اس فرقہ کے آگے سر نہوڑانا پڑے گا آپ پاکستان میں قطعاً اسلام کے وسیع اصولوں کے مطابق حکومت نہیں چاہتے۔ آپ ایسی ہی اسلامی حکومت چاہتے ہیں۔ جس میں آزادی ضمیر کا کوئی مقام نہیں۔ کسی غیر مسلم کو تو کیا اسلام کے دوسرے فرقوں کو بھی تبلیغ کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور نہ کسی دوسرے فرقے کا پیرو کلیدی اسامی پر مقرر کیا جا سکے گا خواہ وہ شیعہ ہو یا احمدی ہو یا وہابی۔ آپ کی حکومت میں برسراقتدار مولوی جس کو چاہیں گے مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہرا سکیں گے۔ جس کو چاہیں گے کافر قرار دیکر اقلیت میں شامل کر سکیں گے۔ نیز آپ کی اسلامی حکومت ہمیشہ غیر مسلم ممالک کے لئے خطرہ بنی رہے گی۔ اور جو مسلمان ان حکومتوں کے زیر سایہ ہوں گے۔ ان کو تنگ کرنے اور اذیت دینے کا ان کے ہاتھ میں ایک معقول بہانہ آجائے گا۔ جس کے آثار اب بھی نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ٹنڈن اور آپ کے ہمخیال ہندو سبھائی لیڈر اسی لئے پاکستان پر مذہبی حکومت کا اعتراض کر رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ آئندہ آپ کی تحریروں سے حوالے دے کر آپ کی اسلامی حکومت کا صحیح نقشہ پیش کریں گے۔ اور دکھائیں گے کہ کسی طرح یہ اسلامی اصولوں کی حکومت نہیں ہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر ربوہ

۲ بیمار درویشوں کے لئے دُعا کی تحریک

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ اس وقت قادیان میں دو درویش زیادہ بیمار ہیں یعنی:-

(۱) محمود احمد صاحب کو سل کا شبہ ہے۔ اور وہ زیر علاج ہیں۔

(۲) رفیع الدین صاحب جو چھت پر سے گرنے کی وجہ سے مجروح ہو گئے تھے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے اسی طرح بعض اور درویش بھی بیمار ہیں سب کے لئے دُعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ دین ودنیا میں ان کا حافظ وناصر ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

تصحیح

"الفضل" ۱۸ اکتوبر صفحہ ۲ پر خاکسار کا جو مضمون شائع ہؤا ہے۔ اس میں کالم نمبر ۲ پر اہلحدیث مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء بحوالہ تجلیات الٰہیہ جو حوالہ چھپا ہے۔ وہ تجلیات رحمانیہ مصنفہ مولوی ابو الوفاء صاحب جالندھری سے لیا گیا ہے۔ نہ کہ تجلیات الٰہیہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔ اسی طرح کالم نمبر ۲ پر ریاست ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء چھپا ہے جو درست نہیں۔ یہ حوالہ ریاست ۱۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کا ہے۔ یہ بھی تجلیات رحمانیہ سے لیا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

خاکسار۔ خورشید احمد سیالکوٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی نگرانی میں مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے۔ ورزشی کھیلیں۔ ذہنی اور علمی مقابلے

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ اکتوبر کو شروع ہو کر ۲۳ اکتوبر کی شام کو بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح اور اختتام سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور دعا کے ساتھ ہوا۔ اجتماع کے تینوں دن حضور باوجود علالت طبع کے اجتماع میں تشریف لا کر اپنے خدام کو نوازتے رہے۔ اور مختلف ہدایات سے مستفید فرماتے رہے الحمد للہ (حضور کے ارشادات انشاء اللہ علیحدہ پیش کئے جائیں گے)

اجتماع کا انتظام ربوہ کے میدان میں ۵۸۰×۹۱۰ فٹ کے رقبہ میں ریلوے لائن کے کچھ فاصلے پر پہاڑیوں کے دامن میں کیا گیا تھا۔ جہاں پر خیموں کا ایک شہر آباد نظر آتا تھا۔ کیونکہ تمام خدام و اطفال نے یہ ایام ایک خاص تنظیم کے ماتحت چار دنوں کے خود ساختہ کیمپوں میں گزارے جن کا سامان وہ اپنے ساتھ لائے تھے:

دلچسپ اور مفید پروگرام

حسب سابق پروگرام ایسے طور پر مرتب کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام و اطفال اپنا وقت زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد کاموں میں صرف کر سکیں۔ چنانچہ مختلف ذہنی مقابلوں اور ورزشی کھیلوں کے علاوہ حفظ قرآن مجید مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دینی علمی معلومات کے مقابلے بھی رکھے گئے تھے جن میں خدام بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے سحری کے وقت تہجد کے لئے جگایا جاتا۔ پھر نماز فجر باجماعت ادا کی جاتی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اجتماعی ورزش ہوتی۔ اس کے بعد ناشتہ ہوتا اور پھر مختلف مقابلے شروع ہو جاتے۔ مقام اجتماع کے مرکزی سٹیج پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جہاں سے خدام کے لئے تمام ضروری ہدایات نشر کی جاتی تھیں سٹیج کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف لوائے پاکستان لہراتے رہے۔

اجتماع کا انتظام

مقام اجتماع میں مقیم خدام چار بلاکوں میں منقسم تھے۔ جن کے نام امانت۔ صداقت۔ شجاعت اور اطاعت تھے۔ اور ان کے نگران علی الترتیب لطیف احمد صاحب طاہر کراچی۔ محمد لطیف صاحب اکبر احمد نگر۔ محمد رفیق صاحب اور ملک عمر علی تھے۔ یہ نگران اپنے اپنے بلاک میں مرکزی ہدایات کی تعمیل کرانے کے ذمہ دار تھے۔ خاص اجازت کے بغیر مقام اجتماع سے باہر جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ حفاظت اور نظم کے قائم کرنے کے لئے چوبیس گھنٹے مقام اجتماع کے اردگرد خدام کا باری باری پہرہ رہتا تھا۔ خدام کے علاوہ جو زائر اصحاب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقاریر سننے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ ان کے لئے خاص پاس الشوع کئے جاتے تھے۔ چنانچہ پہلے دن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے وقت ۲۷۲۳ زائرین موجود تھے۔ جن میں ۲۰ غیر احمدی اصحاب بھی تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے معاون نائب صدر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی نگرانی میں طبی امداد کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ سینکڑوں افراد روزانہ طبی امداد حاصل کرتے رہے۔ حسب ضرورت ٹیکے بھی لگائے جاتے رہے۔

مقام اجتماع کے منتظم چوہدری عبد الباری صاحب بی۔ اے تھے۔ جو اپنے معاونین کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اجتماع میں ۹۴۹ خدام شامل ہوئے۔ جو ۱۱۰ خیموں میں مقیم تھے۔ منتظمین کے لئے ۱۸ خیمے اس کے علاوہ تھے۔ مختلف مقامات پر جھنڈے لگائے گئے تھے:

مجلس شوریٰ

اس مرتبہ خدام کی مجلس شوریٰ کو یہ خصوصیت حاصل رہی کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بنفس نفیس اس میں شمولیت فرمائی۔ اور شروع سے آخر تک اپنی نگرانی میں تمام کارروائی فرمائی۔ اور اپنی زریں ہدایات سے مستفید فرمایا۔ الحمد للہ۔ شوریٰ میں شرکت کے لئے پنجاب۔ سرحد۔ سندھ۔ کراچی اور مشرقی پاکستان سے نمائندگان مجالس تشریف لائے ہوئے تھے۔

شوریٰ کا پہلا اجلاس اجتماع کے آخری دن یعنی ۲۳ اکتوبر کو صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا اور ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ پھر کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جو حضور کی اختتامی تقریر اور دعا کے بعد ختم ہوا۔ حضور نے اس میں جو اہم ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ انشاء اللہ علیحدہ دیا جائے گا۔ سردست ذیل میں شوریٰ کے فیصلہ جات عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) سال ۵۲-۱۹۵۱ء کے لئے ۲۷۲۷۲ روپے کا میزانیہ آمد و خرچ منظور کیا گیا۔

(۲) ایک سہ ماہی رسالہ مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام جاری کرنے کا فیصلہ ہوا۔ جس میں مجالس کی مساعی۔ مضامین اور ضروری اطلاعات کے علاوہ مجلس شوریٰ کی کارروائی بھی شائع ہوا کریگی۔

(۳) خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی پر نظر ثانی کرنے اور مکمل دستور اساسی مرتب کرنے کے لئے مختلف مجالس کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

متعدد نمائندگان نے شوریٰ کی بحث میں حصہ لیا۔ اور اپنی اپنی مجالس کی آراء پیش کیں۔ بعض تجاویز کے سلسلے میں حضور نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ اور بعض تجاویز کے متعلق کثرت رائے کے فیصلہ کو حضور نے مناسب ترامیم کے ساتھ منظور فرمایا۔

ورزشی مقابلے

ورزشی مقابلوں کے انچارج مشتاق احمد صاحب ظہیر واقف زندگی تھے۔ جن کے نائبین عبد المنان صاحب۔ عبد المالک صاحب اور سردار احمد صاحب تھے۔ ۲۱ ماہ اخاء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ میں فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام سکول ٹاس کے ذریعہ کامیاب رہا۔

کبڈی کا مقابلہ چک نمبر ۸۰ اور ربوہ کے درمیان ہوا۔ اور ربوہ کامیاب رہا۔ فاصلے کے اندازے کے مقابلے میں محمد بشیر صاحب شاد احمد نگر اور حفظ ذہنی کے مقابلے میں صفی اللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور اول رہے۔ ۲۲ اکتوبر لاہور اور لائلپور کے خدام میں کبڈی کا مقابلہ ہوا۔ اور لائل پور کامیاب ہوا۔ والی بال کا فائنل میچ ربوہ کے حلقہ د اور چک نمبر ۸۷ کے درمیان ہوا۔ اور حلقہ د نے کامیابی حاصل کی۔

اس دن گولہ پھینکنے۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ اور پھر ۴۴۰ گز کی دوڑ کے مقابلے بھی ہوئے جن میں علی الترتیب نثار احمد صاحب سرگودھا۔ مجیب الرحمن صاحب معہ رفقا۔ سید عبد الحی صاحب احمد نگر۔ سیف اللہ صاحب گورنمنٹ کالج لائل پور اور محمد اسلم صاحب باجوہ تعلیم الاسلام کالج لاہور اول رہے۔

۲۳ اکتوبر کو ربوہ اور چک نمبر ۳۳ کے درمیان فٹ بال کا فائنل میچ ہوا جس میں ٹاس کے ذریعہ سے چک نمبر ۳۳ کامیاب رہا۔ کبڈی میں لائل پور کے مقابلہ میں سرگودھا کے خدام کامیاب ہوئے ایک میل کی دوڑ میں سلیم اللہ صاحب چک نمبر ۹۸۔ لمبی چھلانگ میں چوہدری سیف اللہ صاحب گورنمنٹ کالج لائلپور۔ جیولن تھرو میں مرزا لطف الرحمن صاحب تعلیم الاسلام کالج اور ہیمر تھرو میں عبد الحلیم صاحب تعلیم الاسلام کالج اول رہے۔ مندرجہ بالا مختلف مقابلوں میں میجر وقلیر سلطان محمود صاحب شاہد۔ مولوی عبد الکریم صاحب اور چوہدری صلاح الدین صاحب نے ریفری کے فرائض سرانجام دیئے

علمی و ذہنی مقابلے

سید میر محمود احمد صاحب ان کے انچارج تھے اور میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن صوفی بشارت الرحمن صاحب سابق امام مسجد لنڈن اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے ان مقابلوں کے سلسلے میں جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ ان مقابلوں کے نتائج حسب ذیل ہیں:۔

ترجمہ قرآن مجید و تفسیر:۔ (اس میں ۳۰ خدام شامل ہوئے)۔ اول محمد سلطان اکبر ربوہ۔ دوم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح ریبٹ آباد۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ:۔ (اس میں ۵ خدام شامل ہوئے) اول محمد اسمٰعیل صاحب منیر ربوہ۔ دوم راشد نذیر احمد صاحب احمد نگر:

مطالعہ حدیث:۔ (اس میں ۲۹ خدام نے حصہ لیا) اول محمد اسماعیل صاحب منیر ربوہ۔ دوم محمد طفیل صاحب احمد نگر

حفظ قرآن مجید:۔ (اس میں ۱۰ خدام شامل ہوئے) اول بشیر احمد صاحب قادیانی احمد نگر۔ دوم ضیاء اللہ صاحب جنیوٹ۔

عام معلومات:۔ (اس میں ۱۰ خدام نے حصہ لیا) محمد احمد صاحب پانی پتی اول۔ دوم مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ

مضمون نویسی:۔ (۸ خدام شامل ہوئے) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد اول اور فیض احمد صاحب اسلم تعلیم الاسلام کالج دوم

تقریر:۔ (۱۸ خدام شامل ہوئے) سید محمد میاں صاحب نواب شاہ سندھ اول اور مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ دوم

ذہنی مقابلے کے انچارج مرزا رفیع احمد صاحب تھے۔ جنہوں نے ایک تحریری پرچہ کے ذریعہ خدام کی ذہانت کا امتحان لیا ۲۲۳ خدام نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔ (باقی)

دعائے نعم البدل

چودھری عبد الرحیم صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ حال گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور کا ایک ہی لڑکا تھا جو کہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل فرمائیں مرحوم چودھری سلطان احمد صاحب امیر جماعت گھسیٹ پورہ کا پوتا اور چودھری نور الدین صاحب ننگلی کا نواسہ تھا۔ محمد سلیم ننگلی از لائلپور

(۲) میری والدہ صاحبہ محترمہ ۱۸-۱۰-۵۰ کو سوا تین بجے بعد دوپہر فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے

احمد خان نسیم انچارج مقامی تبلیغ

پاکستان کے طول و عرض میں یوم التبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوجرانوالہ

یکم اکتوبر بروز اتوار یوم التبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت نو بجے صبح مسجد میں جمع ہوئے جہاں انہیں مختلف قسم کے ۵۰۰ ٹریکٹ دیئے گئے۔ دعا کے بعد حاضرین فرداً فرداً اور وفود کی صورت میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے اور شہر کے مختلف حصوں میں بعض نے زبانی تبلیغ کی اور بعض ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرتے ہوئے سارا دن فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مشغول رہے

مقامی طور پر دو ٹریکٹ بعنوان "ہمارا مذہب اور مسلمانوں کے مصائب اور علاج" چار ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے جن میں سے اڑھائی ہزار چند نوجوانوں نے تقریباً تمام دوکانوں پر تقسیم کئے۔ نوجوانوں کے ایک وفد نے سول لائنز میں ٹریکٹ "مسئلہ کشمیر اور فیفتھ کالم" اور "مسلمانوں کے مصائب کا علاج" وکلاء و افسران کو دیئے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اس دن ۲۵۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور پونے تین ہزار ٹریکٹ و کتب تقسیم کی گئیں۔ جن کا بفضل خدا اچھا اثر رہا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

یکم اکتوبر بروز اتوار یوم تبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت کو پانچ حزبوں میں تقسیم کر کے مختلف جہات میں بھیجا گیا۔ ہر حزب کو چھ چھ قسم کے ٹریکٹ دیئے گئے۔ ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب و مرزا منظور احمد صاحب پروفیسر ایم۔ ایس۔ سی نے جملہ افسران ضلع سول۔ پولیس۔ ایم۔ ای۔ ایس ل۔ ڈبلیو۔ ڈی اور چیدہ چیدہ معززین کے پاس پہنچ کر ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی تبادلہ خیالات بھی کیا۔

صاحبزادہ صاحب علوی اور خالد احمد صاحب دیہاتی مبلغ نے زیر تبلیغ احباب کو زبانی تبلیغ کر کے ٹریکٹ پیش کئے اور بازاروں اور محلوں میں بعض احباب کو ٹریکٹ دیئے گئے۔ منشی نذیر احمد صاحب۔ شیخ صدیق احمد صاحب نے زیر تبلیغ احباب کو تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سید زمان شاہ صاحب نے زبانی تبلیغ بھی کی اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ ہر پہلو سے اچھی اور موثر رہی۔

پتوکی ضلع لاہور

یکم اکتوبر بروز اتوار یوم التبلیغ منایا گیا۔ دو گروپ بنائے گئے۔ ایک گروپ پتوکی سے روانہ ہو کر مویشی ہسپتال میں پہنچا۔ اس جگہ کمپونڈر صاحب بیٹھے تھے ان کو زبانی سمجھایا کہ یہ سیلاب وغیرہ کا عذاب کیوں آ رہا ہے اور امام مہدی کے آنے کی نشانیاں بتائیں اور چند ایک ٹریکٹ بھی پڑھنے کو دیئے۔

پتوکی سے ایک میل کے فاصلہ پر تین آدمیوں کو تبلیغ کی اور ٹریکٹ دیئے۔ غیر آدمیوں کے عام مجمع میں موجودہ سیلاب اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بتائیں۔ راستہ میں ایک گاؤں میں ایک بڈھے اور تین سیلاب زدوں کو تبلیغ کی۔ لوگوں نے باتیں توجہ سے سنیں۔

قصور ضلع لاہور

جماعت کے افراد کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف جہات میں بھیجا گیا۔ علاوہ زبانی تبلیغ کے مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے جو اختلافی مسائل پر مشتمل تھے۔ وفات حضرت مسیح علیہ السلام۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاتم النبیین کی صحیح تفسیر۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اہلحدیث اور اہل سنت دوستوں پر اچھا اثر ہوا۔ جماعت کے دوستوں نے نہایت خوش اسلوبی سے فریضہ تبلیغ کو سر انجام دیا۔

جماعت احمدیہ چک 6/11-L ضلع منٹگمری

احباب جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کر کے ۷ بجے صبح مختلف جگہوں میں بھیجا گیا۔ بمقصد تبلیغی اشتہارات جو منٹگمری پریس میں قبل ازیں چھپوائے گئے تھے تقسیم کئے گئے۔ قریباً ۱۵۰ احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ تین چار احباب نے اچھا اثر لیا۔

محمد آباد اسٹیٹ سندھ

جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ کو یوم التبلیغ پر چودہ گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک گروپ کا ایک ایک امیر مقرر کیا گیا جن کے ماتحت تمام افراد نے صبح سے لے کر باقاعدہ شام تک تبلیغ کی اور مختلف پمفلٹ اور ٹریکٹ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقسیم کیں۔

ایک گروپ تمام دن اسٹیشن پر آنے جانیوالے مسافروں کو تبلیغ کرتا رہا اور ٹرینوں میں ٹریکٹ تقسیم کرتا رہا۔ قریباً پچیس دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۲۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ لوگوں نے پیغام حق توجہ سے سنا۔

کتھو والی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

جماعت کے افراد نے یکم اکتوبر بروز اتوار یوم تبلیغ منانے میں حصہ لیا۔ دو آدمی ایک نزدیک کے گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ چار قسم کے ٹریکٹ پڑھنے کے لئے تقسیم کئے گئے باقی احباب گاؤں میں ہی اپنے اپنے علم کے مطابق تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دو اصحاب بیمار ہونے کی وجہ سے تبلیغ نہ کر سکے۔

جماعت احمدیہ دھیرو چک ۴۳۳ ج۔ب لائلپور

جماعت کے افراد کے دو گروپ بنائے گئے جو کہ علیحدہ علیحدہ گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے۔ زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک گاؤں جو کہ ہمارے گاؤں سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں پر تیس ۳۰ کے قریب افراد ایک جگہ بیٹھے تھے انہیں تبلیغ کرنی شروع کی سب آدمی سنتے رہے بعض آدمی اعتراض کرتے رہے جن کے جواب دیئے گئے۔ اس طرح یہ گروپ دو گاؤں میں تبلیغ کرتے ہوئے شام کو واپس اپنے گاؤں میں چلے آئے۔ اسی طرح دوسرا گروپ بھی مختلف گاؤں میں تبلیغ کرتا ہوا شام کو واپس اپنے گاؤں میں پہنچ گیا۔ اور اس طرح بہت سے آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔

علی پور (گھلواں) ضلع مظفر گڑھ

یکم اکتوبر بروز اتوار حسب ہدایت یوم التبلیغ منایا گیا۔ جملہ احباب جماعت کے سات گروپ بنا کر اور ان کو ٹریکٹ وغیرہ دے کر ملحقہ دیہات میں بھیجا گیا تمام احباب سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک شخص نے بیعت کی۔

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

یکم اکتوبر بروز اتوار یوم التبلیغ منایا گیا جماعت کے دو گروپ بنائے گئے۔ ایک گروپ زیر قیادت چوہدری عطاء اللہ صاحب اپنے گاؤں سے شمال مغرب کی طرف کوٹ گوندل شیر پور۔ کوٹلی نارڈاں اور کوٹ مٹھواں میں سے ہوتا ہوا تقریباً چار بجے بعد دوپہر فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس لوٹا۔ دوسرا گروپ امیر صاحب جماعت مقامی اور سیکرٹری صاحب مال پر مشتمل تھا۔ کوٹ گوندل میں تقریباً چار گھنٹے تک تبلیغ کرتے رہے اس طرح ہر دو گروپ کلمہ حق سنا کر واپس لوٹے۔

مونگ ضلع گجرات

بروز اتوار احباب جامعہ مسجد میں حاضر ہوئے پروگرام تجویز کیا گیا۔ دعا کے بعد تبلیغی وفد گاؤں میں داخل ہوا۔ کئی ایک دوکانوں پر تبلیغ کی گئی اور اخیر وقت تبلیغ کا ثمر ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک پورے خاندان نے احمدیت میں شامل ہونیکا اعلان کیا۔ بعض احباب نے اپنے اپنے مقام پر تبلیغ کی۔ دوران تبلیغ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنہ ۱۹۰۵ء والی پیشگوئی جس میں عذاب کا ذکر ہے لوگوں کو سنائی گئی۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ

یکم اکتوبر کو جماعت نے یوم التبلیغ منایا۔ احباب جماعت کئی گروپوں میں تقسیم ہو کر کوئٹہ کے گردونواح میں پھیل گئے۔ قبائلی سرداروں۔ حکومت کے افسران کالج اور سکول کے اساتذہ۔ علماء۔ تجار اور دیگر مختلف طبقے کے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔

قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

جملہ افراد جماعت نے یوم التبلیغ منایا۔ افراد جماعت کے آٹھ وفد بنا کر بارہ دیہات میں بھیجے گئے۔ دیہاتی احباب نے دلچسپی سے تبلیغ کو سنا۔ سوال کرنے والوں کو جوابات دیئے گئے۔ لوگ سلسلہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ ایک شخص مسمی اللہ دتا صاحب جٹ نے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جملہ وفود کی تبلیغ کا اچھا اثر ہوا۔

جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ الف ضلع تھرپارکر سندھ

یکم اکتوبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ انفرادی طور پر تین افراد نے ۱۸ کس کو تبلیغ کی جس کا اثر اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو سچائی کے سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق بخشے۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

ولادت

(۱) میرے بھائی مکرم محمد لطیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک دختر عطا فرمائی ہے۔ نیز اس سے قبل ایک بچہ جس کا نام عتیق احمد ہے۔ تمام احباب دردِ دل سے ان دونوں بچوں کی درازیٔ عمر اور سلسلے کے لئے ان کا وجود نیک ثابت ہونے کے لئے اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بھائی محمد شفیع صاحب کو بعض پریشانیاں درپیش ہیں ان کے مشکلات کے ازالہ کیلئے تمام احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اب باقی زندگی صحیح رنگ میں خدمت دین میں صرف ہو۔

نیز خاکسار کے تمام رشتہ دار۔ والدین۔ خاندان کے افراد غیر احمدی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سید شہامت علی واقف زندگی دارالمبشرین قادیان

(۲) خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۳/۹/۵۵ بروز جمعہ تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ نومولود چوہدری نور محمد صاحب باڈیگارڈ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا نواسہ ہے۔

مبارک احمد ناصر واقف زندگی

دعائے مغفرت

میری پیاری والدہ برکت بی بی (عمر تقریباً ۷۵ سال) مورخہ ۲۳/۹/۵۵ کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں اور ہر مصیبت زدہ کی مصیبت میں شریک ہوتی تھیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

عبدالغفور احمدی از کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت ماہ اگست ستمبر سنہ۱۹۵۰ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان وہندوستان کے ۱۳۶ احباب نے بیعت کی درخواست کی۔ ان درخواست کنندگان میں سے ۶۶ احباب نے مبلغین کے ذریعہ اور ۴۳ احباب نے افراد جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ اور باقی ۲۷ احباب نے براہ راست بیعت کی درخواست کی۔ ایسے احباب و مبلغین کے نام جن کے ذریعہ درخواست ہائے بیعت وصول ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (انچارج بیعت ربوہ)

نام بیعت کنندہ	تعداد بیعت	نام بیعت کنندہ	تعداد بیعت
مولوی حسن محمد صاحب دیہاتی مبلغ سمبڑیالوالہ ضلع سیالکوٹ	۱	غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپتن ضلع منٹگمری	۲
مولوی حمید احمد صاحب سنیاسی دیہاتی مبلغ ضلع سرگودھا	۴	شیخ عبدالحق صاحب چک لالہ راولپنڈی	۲
منشی خاں صاحب دیہاتی مبلغ	۲	ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی بلاک نمبر۱ سرگودھا	۱
مولوی ناصر احمد صاحب " بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	۱	عبدالسلام صاحب سیکرٹری تبلیغ جھڈو۔ سندھ	۲
مولوی عبدالرحمن صاحب دیہاتی مبلغ آنبہ ضلع شیخوپورہ	۱	نور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۹۷ ضلع لائل پور	۱
مولوی مہر دین صاحب دیہاتی مبلغ جوڑے اسیالاں ضلع لاہور	۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب طفیل سابق افریقہ حال ربوہ	۱
مولوی احمد دین صاحب دیہاتی مبلغ اسماعیلہ ضلع گجرات	۱	میزان	۳۲
مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور	۵	حکیم سراج الدین صاحب مبلغ خانپور ملکی	۱۸
حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ دوڑہ ضلع سرگودھا	۲	مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ اوگام تحصیل کلگام ضلع اسلام آباد کشمیر	۱
مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	۶	سید فضل عمر صاحب واقف زندگی دیہاتی مبلغ اڑیسہ	۵
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ ڈھاکہ احمدیہ لائل پور	۱	مولوی بشیر احمد صاحب ہیڈ مبلغ بلی ماراں دہلی	۵
میزان	۲۸	مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ صوبہ بہار	۱
علی محمد صاحب بوٹ میکر رسول نگر ضلع گوجرانوالہ	۱	سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کیرنگ اڑیسہ	۱
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کوئٹہ	۱	مولوی فتح محمد صاحب اسلم مبلغ کشن گڑھ اسٹیٹ	۱
سکینہ بیگم صاحبہ لوہان ضلع سیالکوٹ	۱	مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ کالیکٹ مالابار	۳
محمد شریف صاحب چک 225/GB ضلع منٹگمری	۱	احمد رشید صاحب مالاباری مبلغ مالابار	۱
محمد طفیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہان ضلع سیالکوٹ	۳	مسعود احمد صاحب میران پور کٹیرا ضلع شاہجہانپور	۲
نور محمد صاحب سینیئر اسسٹنٹ دفتر محکمہ جنگلات کوئٹہ	۲	میزان	۳۸
محمد حبیب صاحب کمبوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ	۱	۴ کشن گڑھ اسٹیٹ:- کشن گڑھ	۱
فضل الٰہی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ	۱	بہار:- کوراچی ضلع مونگھیر (۱) رانچی (۱) میزان	۲
ثاقب صاحب زیروی لاہور	۱	بھارت کشمیر	
نور محمد صاحب باڈی گارڈ	۱	اوگام ضلع اسلام آباد (۱) کل میزان	۳۸
قاضی محمد منیر صاحب واقف زندگی ربوہ	۱	ممالک غیر	
لال خاں صاحب فقیروالی کوٹ ہیبت ڈیرہ غازی خاں	۱	انڈونیشیا	۴۹
ملک عبدالغنی صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم	۵	کینیا کالونی مشرقی افریقہ	۱۱
عبدالمجید صاحب و عبدالعزیز صاحب کراچی	۱	نائیجیریا	۱۲
جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ ناظر امور عامہ و خارجہ۔ ربوہ	۱	یوگنڈہ	۹
بشارت احمد صاحب ایل بی ٹی فیلڈ رجمنٹ ملتان کینٹ	۱	یو۔ ایس۔ اے	۷
		نارتھ بورنیو	۳
		میزان	۹۱
		میزان پاکستان وہندوستان	۱۳۶
		کل میزان	۲۲۷

نقشہ بیعت بابت ماہ اگست و ستمبر سنہ۱۹۵۰ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان کے ۹۸ احباب اور ہندوستان کے ۳۸ افراد نیز غیر ممالک کے ۹۱ احباب نے بیعت کی۔ درخواست کا تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ متعلقہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے نو مبائعین کو نظام جماعت میں شامل فرمائیں۔ اگر کسی نو مبائع کے مکمل پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا سے طلب فرمائیں۔ (انچارج بیعت ربوہ)

سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت	سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت	سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ		سروبہ	۱	بلوچستان	
لوہان	۴	میزان	۶	کوئٹہ	۱۴
ڈھیپئی	۱	ضلع گوجرانوالہ		سراں	۱
مانک	۱	رسول نگر	۲	میزان	۱۵
راہوالی	۱	گاجر گولہ	۱	صوبہ سرحد	
نوارے	۱	ڈیراں والہ	۱	جھڈو	۲
چک ڈھونڈا	۱	حافظ آباد	۱	بشیر آباد اسٹیٹ	۱
ملیانوالہ	۱	میزان	۵	محمود آباد "	۱
میزان	۱۱	ضلع گجرات		ٹنڈو جان محمد ضلع تھرپارکر	۱
ضلع لاہور		ہیر کھان کلاں	۱	میزان	۵
سنت نگر لاہور	۳	سعد اللہ پور	۱	ریاست بہاولپور	
مہتہ سٹریٹ ٹمپل روڈ لاہور	۱	کھاریاں	۱	چک نمبر ۱۶۸ نہر مراد	۱
جوڑا سیالاں	۴	پوڑانوالہ	۱	صوبہ کراچی	
مکلوڈ روڈ لاہور	۱	میزان	۴	منوڑا	۱
رام گلی نمبر۱ "	۱	ضلع منٹگمری		مشرقی پاکستان	
میزان	۱۰	پاکپتن	۲	شمرایل کالج ضلع ٹپرا	۴
ضلع سرگودھا		چک نمبر ۲۲۵	۱	جوگی نگر ضلع ڈھاکہ	۱
شادی پور گردہ	۳	ہمگوان پورہ	۱	سید پور ضلع "	۱
بھیرہ	۱	میزان	۴	میزان	۶
سرگودھا	۲	ضلع شیخوپورہ		کل میزان	۹۸
ہڈالی	۱	چک نمبر ۸	۱	ہندوستان	
سجان ہیرانوالہ	۱	نو کھر متصل چوڑ کانہ	۱	حیدر آباد دکن	
چک نمبر ۱۳ جنوبی	۱	شرقپور	۱	چنتہ کنٹہ	۱۷
چک نمبر ۳۰ شمالی عینوں	۱	میزان	۳	اڑیسہ	
میزان	۱۰	ضلع راولپنڈی		ٹانگی ساہی ضلع پوری	۴
ضلع لائل پور		راولپنڈی	۳	رسول پور ضلع کٹک	۲
شاہ پور	۲	ضلع ڈیرہ غازیخاں		میزان	۶
لاٹھیانوالہ	۵	فقیروالی	۱	یو پی	
چک جھمرہ	۱	کوٹ چھٹہ	۱	بنگلہ گہنو ضلع امیٹھہ میراں پور کٹیرا	۵
چک نمبر ۹۹	۱	میزان	۲	ضلع شاہجہانپور	۲
چک نمبر ۳۰	۱	ضلع کیمبل پور		میزان	۷
میزان	۱۰	چک بیلی	۱	مالابار	
ضلع جہلم		ضلع جھنگ		کردنگا پلی	۱
محمود آباد	۵	کوٹ خدا یار	۱	کوریا نور	۱
				ایڈادانا	۱
				کوٹار کرا انکورا اسٹیٹ	۱
				میزان	۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکروا موتٰکم بالخیر

(از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ)

احباب جماعت کو میری والدہ محترمہ کی وفات کا علم ہو چکا ہے۔ آپ نے بعارضہ فالج ۷۲ سال کی عمر میں گوجرانوالہ میں وفات پائی ہے۔ میری والدہ کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے قبیلہ دُرّانی سے تھا۔ اور آج سے قریباً ایک صدی قبل میری والدہ صاحبہ کے دادا جان کابل سے بسلسلہ تجارت پنجاب آئے۔ اور امرتسر میں مقیم ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ میرے نانا جان غنی خان بھی تھے۔ میرے ننھیال ایک اچھے متمول اور علم دوست تھے۔ اُن کی علم دوستی کا پتہ اس بات سے بآسانی چل سکتا ہے کہ آج سے ۷۲ برس قبل جب کہ مسلمانوں میں اور دوسری قوموں میں عورتوں کی تعلیم کا کوئی خاص رواج نہ تھا۔ بلکہ مرد بھی خال خال ہی پڑھے لکھے ملتے تھے میری والدہ مرحومہ نے قرآن شریف کے علاوہ اُردو کی سات آٹھ جماعت تک تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ اور اُردو لکھنے اور پڑھنے میں خاص مہارت حاصل تھی۔ میری والدہ صاحبہ کی جب شادی ہوئی تو اُنہیں اٹھرا کا مرض لاحق ہو گیا۔ اور کئی بچے فوت ہو گئے۔ آخر میری بڑی بہن اور خاکسار اُن کی گود میں زندہ رہے۔ ۱۹۱۹ء میں میرے والد صاحب محترم کا انتقال ہو گیا۔ اُس وقت میری عمر تقریباً سات برس کی تھی۔ اور میری بڑی بہن کوئی ۱۳-۱۴ برس کی عمر میں تھی۔ میرے دادا نے صوبہ سی۔پی میں کافی جائیداد پیدا کی جو اب بھی ۱۳ گاؤں کی شکل میں موجود ہے۔ جو میرے بھائی کے لڑکوں کے قبضہ میں ہے۔ مگر میرے والد صاحب کے مرنے کے بعد اُس جائداد پر میرے بڑے بھائی جو میری بڑی والدہ صاحبہ کے بطن سے تھے قابض ہو گئے۔ اور ہم پر ایک دم مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ میری والدہ کی عمر اس وقت ۴۲-۴۰ سال کی تھی۔ اور باوجود اس کے کہ اُن کی عمر کے یہ ۴۲-۴۰ سال اپنے میکے اور سسرال میں بڑے آرام سے گذر رہے تھے۔ مگر پھر بھی اُنہوں نے نہایت ہی ہمت اور خندہ پیشانی سے اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ میری والدہ نے بچپن کے زمانہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری میں بھی مہارت حاصل کی ہوئی تھی۔ جو اُن کی بیوگی کے زمانہ میں بہت بڑی ممد ثابت ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ میری والدہ صاحبہ سردیوں کی راتوں میں رات کے دس دس بجے اور بارہ بارہ بجے تک کسی نہ کسی دستکاری میں مصروف رہتی تھیں۔ اور اس طرح ہم بسر اوقات کرتے تھے ۱۹۲۷ء میں میری والدہ صاحبہ نے میری بڑی بہن کی شادی کر دی۔ اس شادی پر میری والدہ نے اپنے ایک سوتیلے داماد سے چار سو روپیہ قرض لیا۔ جس نے بعد میں معہ سود کے ہم سے سات سو روپیہ وصول کیا۔ میری والدہ صاحبہ میری تعلیم کو زیادہ دیر تک جاری نہ رکھ سکیں۔ اُنہوں نے بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ مجھے سکول کی تیسری جماعت سے اُٹھا لیا۔ اُن دنوں اکالی تحریک بہت زوروں پر تھی۔ اور امرتسر اس تحریک کا مرکز تھا۔ اس لئے میری والدہ صاحبہ نے بعض رشتہ داروں اور عیسائیوں کے مشورہ سے مجھے چند ماہ گورمکھی پڑھا کر پولیس میں ملازم کرا دیا گیا۔ جہاں شروع میں میری تنخواہ آٹھ روپے ماہوار مقرر ہوئی۔ میری یہ تنخواہ میری بیوہ والدہ کے لئے انتہائی خوشی کا باعث بنی۔

۱۹۳۰ء کے بعد

۱۹۳۰ء میں میری زندگی نے ایک پلٹا کھایا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دی ہمارے خاندان میں احمدیت مکرمی محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل کے ذریعہ آئی ہے۔ جب میں احمدی ہوا۔ تو شروع شروع میں میری والدہ صاحبہ نے مخالفت کی۔ چونکہ اُنہیں مجھ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اس لئے بہت جلد اُنہوں نے میری مخالفت ترک کر دی۔ بلکہ اگر دوسرا اُنہیں میرے خلاف کچھ کہتا۔ تو اُس پر ناراض ہو جاتیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اُنہوں نے خود بھی بیعت کر لی۔ مگر میں محسوس کرتا تھا۔ کہ میری والدہ صاحبہ کی یہ بیعت محض میری وجہ سے ہے۔ اسی دوران میں مکرمی بنی اسرائیل کی احمدی ہمشیرہ سی۔پی سے پنجاب آئیں۔ اور قادیان دیکھنے کی خواہش کی۔ میری والدہ صاحبہ بھی اُن کے ساتھ قادیان آئیں۔ یہ بات غالباً ۱۹۳۳ء کی ہے۔ قادیان آکر جب اُنہوں نے احمدیت کے مرکز اور حالات کا جائزہ لیا۔ تو اُنہوں نے پھر دوبارہ بیعت کر لی اور احمدیت کی محبت اُن کے دل میں گھر کر گئی۔ اس تبدیلی کی ایک بہت بڑی وجہ میری والدہ مرحومہ صاحبہ کا میری اور میری بڑی بہن کی پیدائش سے قبل کا ایک خواب تھا میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ میری والدہ مرحومہ کو اٹھرا کی مرض تھی۔ اور اُن کے کئی بچے فوت ہو چکے تھے۔ اس صدمہ کی وجہ سے میری والدہ باوجود ہر طرح کا آرام اور سہولت حاصل ہونے کے اکثر غمگین رہا کرتی تھیں۔ ایک رات وہ اسی غم میں ہی مبتلا تھیں۔ کہ روتے روتے اُن کی آنکھ لگ گئی۔ اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی مسجد ہے جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اتنے میں سب کے سب کھڑے ہو گئے۔ اور درمیان میں ایک چھوٹا سا راستہ بن گیا۔ اُس راستہ میں اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ صورت انسان سفید کپڑوں میں ملبوس چلے آرہے ہیں۔ اور اُن کے پیچھے چند خدام بھی ہیں۔ وہ جب میری والدہ کے قریب پہنچے تو رُک گئے۔ اور فرمانے لگے کہ اے بی بی تجھے کیا دکھ ہے۔ میری والدہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے روتے ہوئے اُن سے عرض کیا۔ کہ حضور میں اٹھرا کی مریضہ ہوں کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اور تو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہے۔ مگر میری گود خالی ہے مجھے یہ بہت بڑا صدمہ ہے یہ سُن کر اُنہوں نے اپنی جیب سے تسبیح نکالی اور اُس سے دو دانے نکال کر مجھے دیئے جب وہ چلے گئے۔ تو لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کو کیا ملا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا۔ یہ بزرگ کون تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُنا تو کانپ گئی۔ کہ میں نے اُن کا خاص ادب یا احترام نہیں کیا۔ بلکہ ایک عام بزرگ کی طرح اُن سے بات چیت کی ہے۔ اس اثناء میں بیدار ہو گئی۔ والدہ کا خواب کئی بار ہم اُن سے سُن چکے تھے۔ اس خواب میں ایک بہت بڑی حقیقت تھی۔ اور وہ یہ کہ میری والدہ کو ہمارے پہلے اور ہمارے بعد اور بھی بچے پیدا ہوئے مگر زندہ ہم دونوں بہن بھائی ہی رہے باقی سب فوت ہو گئے۔ ہماری والدہ ہمیں پیار سے تسبیح کے دو دانے کہا کرتی تھیں۔ جب وہ قادیان آئیں اور اُنہوں نے مسجد اقصیٰ میں ایک جمعہ پڑھا اور یہاں کا نظارہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نماز جمعہ کے لئے آمد اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ تو یہ سب کچھ اُن کے خواب کے مشابہ تھا اس لئے اُنہوں نے فوراً بیعت کر لی۔ اور احمدیت اُن کے دل میں گھر کر گئی۔ ۱۹۳۲ء میں میری والدہ نے میری شادی کر دی۔ اور اسی سال میں نے گیانی کا امتحان پاس کر لیا۔ ۱۹۳۶ء میں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں آ گیا۔ اور بطور ایک مبلغ کے کام شروع کر دیا۔ ۱۹۳۷ء میں میرے بال بچے بھی قادیان آ گئے۔ میری والدہ کی زندگی کے بہترین سال ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ہیں۔ یہ دس سال ہم نے قادیان میں گزارے اور میری والدہ کو قادیان کا ماحول بہت پسند تھا۔ اس عرصہ میں مجھے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے مطابق کئی کئی ماہ کے لمبے دوروں پر گھر سے باہر رہنا پڑا۔ مگر میری والدہ نے میری غیر حاضری میں میرے گھر کا جملہ انتظام بہت خوش اسلوبی سے کیا۔ اور میں بالکل بے فکر ہو کر دوروں میں مصروف رہتا۔ ساس اور بہو کا آپس میں محبت بھرا تعلق رہتا تھا۔ اگر کوئی شکائت ہو جاتی تو بہت جلد رفع ہو جاتی میرے دوروں پر جانے کے بعد اگر میرا کوئی بچہ بیمار ہو جاتا تو میری والدہ مرحومہ مجھے اُس کی اطلاع اُس وقت دیتیں جبکہ وہ بالکل صحت یاب ہو جاتا۔ شروع شروع میں مجھے کچھ یہ بات ناگوار گذری۔ اور میں نے والدہ سے کہا کہ آپ مجھے پہلے اطلاع کیوں نہیں دیتے۔ تو فرمانے لگیں کہ بیٹا تم سفر میں تبلیغی کاموں میں مصروف ہوتے ہو۔ میں اگر بیماری کی اطلاع دوں تو وہ آپ کی پریشانی کا موجب ہو گی۔ اس لئے میں صحت یاب ہونے پر آپ کو اطلاع کرتی ہوں۔ تا آپ مطمئن رہیں اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ میرے تمام بچے اپنی دادی سے بیحد مانوس تھے۔ وہ ایک پل کے لئے بھی اُن سے جدا ہونا ناپسند کرتے تھے پچھلے سال میری بڑی بہن کا لاہور میں انتقال ہو گیا چونکہ میری بہن بے اولاد فوت ہوئیں۔ اس وجہ سے میری والدہ کے دل پر اس صدمہ سے بہت گہرا اثر ہوا۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے میرے بہنوئی کے گھر کو آباد کرنے کیلئے سینہ پر پتھر رکھ کر اس کی دوسری شادی کر دی۔ اُس کے غم کی وجہ سے آخر وہ وقت آ گیا جب کہ خدا کا حکم پورا ہوا ۵/۱۰/۵۰ کو میری والدہ مرحومہ کو ملیریا بخار ہوا میں نے دوائی لا کر دی۔ اُتر گیا۔ ۶/۱۰/۵۰ کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت دوبارہ بخار ہو گیا۔ اور بیہوشی بھی بہت لگی۔ دائیں طرف فالج کا حملہ ہو گیا۔ مکرمی ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے نہایت ہمدردی سے علاج شروع کیا اور ٹیکے وغیرہ لگائے۔ مگر صحت نہ ہو سکی۔ آخر ۱۰/۱۰/۵۰ کو عصر کے وقت میری والدہ صاحبہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔

دوستوں سے گذارش

آخر میں میں اپنے تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری پیاری والدہ مرحومہ کی مغفرت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ میری زندگی جیسی بھی بنی ہے اُس میں ۹۹ فی صدی میری والدہ کا دخل ہے۔ ورنہ ایک سات سال کا یتیم بچہ جس کی سرپرستی اُس کے بڑے بھائیوں نے بھی چھوڑ دی ہو۔ اور دوسرا بھی کوئی پرساں حال نہ ہو۔ اُس میں آوارہ پن کا پیدا ہو جانا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر میری والدہ مرحومہ چونکہ ایک بہت سمجھدار اور عقلمند عورت تھی۔ اس لئے انہوں نے ہمیشہ مجھے اپنے محبت بھرے کنٹرول میں رکھا۔ اور بغیر ضرورت اور کام کے گھر سے باہر نہ جانے دیا۔ اب تک مجھے یہی عادت ہے۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے ملازمت کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کی اور مجھے نائٹ سکولوں میں داخل کروا کر پڑھایا۔ اور اکثر سبق مجھ سے خود بھی سنا کرتی تھی۔ میں اپنی والدہ کی زیر ہدایت دن کو کام کیا کرتا تھا۔ اور رات کو دو دو گھنٹے تین تین گھنٹے نائٹ سکولوں میں پڑھا کرتا تھا۔ اور تقریباً دس پندرہ سال تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ میں نے گیانی کا کورس بھی اپنی والدہ کی زیر ہدایت امرتسر کے ایک نائٹ سکول میں داخل ہو کر پڑھا تھا۔ پس تمام دوست میری محسن اور پیاری والدہ مرحومہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرا ایک بہت بڑا ہمدرد وجود اُٹھا لیا ہے۔ جو میرے لئے راتوں کو اُٹھ کر درد دل سے دعائیں کیا کرتا تھا۔ آہ! میں اب ان تمام برکتوں اور دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں۔ جو محسن والدہ کے وجود کے ذریعہ مجھے حاصل تھیں اس لئے تمام دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس بہت بڑی کمی کو خود بخود ہی پورا کرتا رہے۔ اور مجھے توفیق دیتا رہے۔ کہ میں اس دین کا سچا خادم بن سکوں۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام شائع کر دیئے جائیں گے

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے اُن سپاہیوں کے نام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جس میں حضور نے خاص طور پر مجاہدین کو چندہ تحریک جدید جلد تر ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ دفتر وکالت مال تحریک جدید سے بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کے پتے نہیں ہیں۔ یعنی وعدوں کی فہرستیں ارسال کرتے وقت انہوں نے پتہ نہیں لکھا۔ ایسے احباب کو خطبہ معہ حساب اُن کے سیکرٹری مال کی خدمت میں ارسال کر کے عرض کیا جا رہا ہے۔ کہ براہ مہربانی سیکرٹری صاحب مال وعدہ کرنے والے احباب تک پہنچا کر وصولی وعدہ کی کوشش فرمائیں۔

سیکرٹری مال صاحبان اور تحریک جدید کے وعدے کرنے والے احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب کے وعدے کی سالم رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کی تعمیل میں آخیر نومبر تک وصول ہو جائے گی۔ ان کے نام اخبار الفضل میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذیل کا ارشاد پڑھیں۔ اور اپنے وعدے کے پورا کرنے کی طرف خاص توجہ فرماویں۔ فرمایا

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت نے قربانی کا ابھی وہ نمونہ پیش نہیں کیا۔ جس نمونہ کے پیش کرنے کے بعد قوم انتہائی جد و جہد کا مظاہرہ کر دیتی ہے

پچھلے دو تین سال سے تحریک جدید کے وعدوں میں سستی موجود ہی ہے اور اس کے ایفا میں تو نہایت ہی خطرناک غفلت برتی جا رہی ہے۔ یہ غفلت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اب ہم مجبور ہیں کہ یا تو اپنے نصف کے قریب مشن باہر کے بند کر دیں۔ اور یا پھر نصف کے قریب جماعت کے افراد کو اپنی جماعت سے نکال دیں۔ کیونکہ وہ وعدہ پورا نہیں کر رہے۔

ان دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کئے بغیر ہمارا گذارہ نہیں چل سکتا۔ مثلاً اسی

سولھویں سال کے وعدے

قریباً ۲ لاکھ اسی ہزار روپے کے تھے۔ اعلان دسمبر کے قریب ہوتا ہے۔ دسمبر سے اگست تک نو مہینے ہوتے ہیں۔ اور اب ستمبر کا مہینہ بھی نصف گذر چکا ہے۔ (اب تو اکتوبر بھی نصف گذر چکا ہے) گویا بارہ ماہ میں سے ساڑھے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ (اب تو صرف ڈیڑھ ماہ ہی رہ گیا ہے)

لیکن جماعت کی غفلت کی یہ حالت ہے۔ کہ دو لاکھ اسی ہزار کے وعدوں میں سے صرف ایک لاکھ بیس ہزار وصول ہوا ہے۔ گویا نو مہینے میں چالیس فی صدی وصول ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک سال کا چندہ اڑھائی سال میں جا کر وصول ہو۔ ادھر یہ حالت ہے کہ بیرونی جماعتیں اور بیرونی ممالک اصرار کے ساتھ نئے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ اور گو ان میں سلسلہ کی طرف اس قسم کی توجہ ہو رہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس آواز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند ہوئی۔ پوری قوت کے ساتھ دوسرے ممالک میں پھیلانے والا ہے"

اس کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کا ہر سپاہی جس نے سولھویں سال کا وعدہ کیا ہے اور ابھی تک ادا نہیں کیا ہے۔ وہ اپنے وعدے کی رقم اس قلیل ترین عرصہ میں پوری توجہ سے آخری میعاد تک ادا کر کے اپنے فرائض قرض سے سبکدوش ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ہمارا جلسہ سالانہ

وہ مبارک اور مقدس ایام جن کے لئے ہر احمدی تمام سال چشم براہ رہتا ہے۔ بالکل قریب آ گئے ہیں۔ یعنی سالانہ جلسہ یہ وہ جلسہ ہے۔ جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمانوں میں جلا پیدا کرنے۔ دلوں میں عزم اور جوش عمل بڑھانے اور حصول قرب الٰہی کے شوق میں اضافہ کرنے نیز احباب جماعت میں تعارف و اتحاد اور یگانگت و محبت کی روح کو ترقی دینے کی پاکیزہ اغراض کے ماتحت قائم فرمایا۔ اور ہر احمدی جو اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ جانتا ہے کہ یہ جلسہ اپنے اندر کیسی روحانی حلاوت رکھتا ہے۔ وہ خوش قسمت جو جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے اور جلسہ کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوتے ہیں وہ در اصل اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے کسی ذاتی کام پر یا سیر و تفریح کے لئے نہیں آتے بلکہ خدا کے ایک مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکز میں جمع ہوتے ہیں اسلئے یقینی طور پر وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور گو مہمان نوازی شریعت اسلامی کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ لیکن اگر کسی کو خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے تو یقیناً وہ اپنی خوش قسمتی پر بجا طور فخر کر سکتا ہے اور جو لوگ ان کی میزبانی میں مالی و جانی قربانی کر کے حصہ لیں۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے مستحق ہیں۔

پس وہ تمام احباب جنہوں نے چندہ جلسہ سالانہ ابھی تک ادا نہیں فرمایا۔ ان سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی جنہوں نے ابھی تک اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں فرمایا توجہ دلائیں

عہدہ داران جماعت خصوصاً سیکرٹریان مال و محصل صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ خاص طور پر ہر ایک دوست کو ملکر چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ بلکہ وصول فرما کر جلد از جلد ارسال خزانہ فرمائیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل مالی تنگی کے ایام ہیں۔ مگر مومن کی جان اور اس کا مال سب خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ پس ہمارے اموال اللہ تعالیٰ کی امانت اور ہماری جانیں اس کا عطیہ ہیں۔ مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں خود حصہ لینا اور دوسروں کو حصہ لینے کی مبارک تحریک کرتا ہے۔ (نظارت بیت المال)

ملازمت کا نادر موقعہ

بزم تعلیم و تربیت کیلئے دو ایجنٹس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر ۳۰ اکتوبر تک اپنی درخواستیں بھیج سکتے ہیں درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اردو پڑھ لکھ سکتا ہو۔ نوٹ:- (۱) پہلی تاریخ ½۲ بجے اسی پتہ پر درخواست دہندگان INTERVIEW کیلئے پہنچ جائیں (۲) ایجنٹ کی کمیشن معقول ہوگی (۳) درخواست کیساتھ آنے جمع کرانے ضروری ہیں

محمد طفیل انصاری جنرل سیکرٹری معرفت علی امام صاحب ۲۴ ایڈورڈ روڈ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کنٹرول کے ماتحت پانچ سال کے لئے جو یکم فروری ۱۹۵۶ء سے یا اس کے نزدیک کی تاریخ سے شروع ہوگا جس کا تعین حکام کریں گے۔ ریلوے اسٹیشن کی حدود میں اخبارات کتابیں رسالے اور دیگر ضروریات کی اشیاء مسافروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے تجربہ کار افراد کی طرف سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔

ٹینڈر فارم اور معاہدہ جن میں لائسنس سے متعلقہ تمام ہدایات درج ہیں۔ وہ دستخط کنندہ سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد دو روپے ادا کرنے پر جو واجب الادا نہیں ہوں گے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ڈاک کے ٹکٹ قبول نہیں کئے جائینگے

(۳) ٹینڈر ۲۰ر نومبر ۱۹۵۵ء کو ۱۲ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ اور ۲۲ر نومبر کو ۱۱ بجے چیف کمرشل منیجر کی موجودگی میں یا ٹینڈر دینے والوں کی موجودگی میں جو موقع پر حاضر ہونا چاہیں۔ کھولے جائیں گے۔

(۴) دستخط کنندہ کسی بھی ٹینڈر کو یا تمام ٹینڈروں کو بغیر وجہ بیان کئے رد کر سکتے ہیں

جنرل منیجر (کمرشل)

صداقت احمدیت کے متعلق ½۲ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

احمدی بہنیں ہرگز نہ بھولیں

کہ رسالہ مصباح آپ سے اُمید کرتا ہے کہ

(۱) آپ اس کی خود بھی خریدار بنیں گی۔ اور دوسری بہنوں کو بھی خریدار بنائیں گی۔

(۲) رسالہ مصباح کی ترقی کے لئے اپنے مفید مشوروں سے مطلع فرمائیں گی

(۳) اپنے بہترین علمی تحقیقی اور ادبی مضامین سے مستفید فرماتی رہیں گی۔

(۴) امور خانہ داری۔ گھریلو بجٹ اور کشیدہ کاری کے بہترین نمونے اور مضامین ارسال فرمائینگی اگر آپ ایسا کریں گی۔ تو بارہ خریدار مہیا کرنے پر ایک رسالہ مفت ایکسال کیلئے آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے گا۔ ہر بہترین شائع شدہ مضمون کے عوض مصباح آپ کے پاس بلا اجرت پہنچ جایا کرے گا۔

(امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس آٹھ لاکھ جاپانی قیدیوں کیلئے جوابدہ ہے

واشنگٹن ۲۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے روس سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی مجلس عامہ کو بتائے کہ اس نے ان آٹھ لاکھ جاپانی قیدیوں کو کہاں ٹھکانہ لگایا۔ جو اس کی تحویل میں تھے انگلستان اور آسٹریلیا بھی اس بارے میں ریاست ہائے متحدہ کے ہمنوا ہیں۔ اور حکومت امریکہ کا یہ مطالبہ ان تینوں ممالک کی تین سالہ جدوجہد کل انتہائی صورت ہے۔ جس کی غرض وغایت روس کو ایک معقول دینے پر مجبور کرنا ہے ـــــ یاد رہے کہ سال رواں کے وسط میں حکومت روس نے اپنی سرکاری خبررساں ایجنسی طاس کی معرفت یہ اعلان کیا تھا۔ کہ سرخ افواج نے جنگی مجرموں کے علاوہ تین قیدیوں کو ان کے وطن بھیج دیا ہے لیکن جاپان اور جرمنی کی قومی مجالس نے اس بیان کو غلط قرار دیا تھا اور مطالبہ کیا تھا۔ انجمن صلیب احمر جیسی زنانہ دوست جماعتوں کو کرمین سکے شائع کردہ بیان کی توثیق کرنے کے لئے روس میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے لیکن روس نے آج تک اس درخواست کا جواب نہیں دیا ـــــ جنرل سیکارنفر نے اپنے ایک بیان میں جاپانی قومی مجلس کے مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ان کے اندازہ کے مطابق ابھی تک ۳ لاکھ نوّے ہزار جاپانی روس کی قید میں نہیں۔ مغربی جرمنی کی حکومت کا بھی یہ مطالبہ ہے کہ روس کی تحویل میں تاحال کوئی ۵ لاکھ جرمن جنگی اسیر ہیں (ی۔ س۔ ا۔ س)

اشتراکیوں کے جارحانہ حملہ کا مقابلہ کرنے کیلئے

دس لاکھ امریکی باشندوں کا عہد

نیو یارک ۲۵ر اکتوبر۔ جرمنی کے سابق فوجی گورنر اور امریکہ میں تحریک "جہاد آزادی" کے صدر جنرل لوشس ڈی کلے اپنے متعدد معاونین کے ہمراہ آزاد برلن گئے ہیں۔ جہاں وہ یوم اقوام متحدہ کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ جنرل کلے اپنے ہمراہ ایک دستاویز بھی لئے جا رہے جس تحریک "جہاد آزادی" سے تعاون کرنے والے دس لاکھ امریکی باشندوں کی دستخط ثبت ہیں۔ جنہوں نے دستاویز پر دستخط کر کے اس امر کا عہد کیا ہے کہ وہ جارحانہ کاروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہیں ایسی دستخطوں کی یہ پہلی قسط۔ ہنوز عہدنامہ وں پر کثیر تعداد میں امریکی باشندے دستخط کر رہے ہیں ان دستخطوں کو آزاد جرمنی کے تاریخی گھنٹہ کی عمارت میں محفوظ کیا جائے گا۔ یہ گھنٹہ آزاد برلن کے سٹی ہال کے مینار میں نصب ہے۔ اس تقریب کے موقع پر امریکہ کے ہائی کمشنر متعینہ جرمنی جان جے۔ میکلائے۔ امریکی فوجی کمانڈر میجر جنرل میکول ڈی۔ ٹیلر اور آزاد برلن کے صدر۔ بلدیہ ارنسٹ رائٹر خطاب کریں گے۔ تقریب کے اختتام پر سٹی ہال کے مذکورہ گھنٹہ کو بجایا جائے گا۔ جس کی آواز کو نشریات کے ذریعہ تمام عالم میں پہنچایا جائے گا (ی۔ س۔ ا۔ س)

ہ اور اس سال ۳۰،۰۰،۰۰۰ روپے کے منافع کی امید کی جا رہی ہے۔ صوبہ میں آب پاشی کے حکام کی کوششیں جاری ہیں کہ زمین غلہ پیدا کرنے کی صلاحیت کو بڑھایا جائے (اسٹار)

فارس بے الخوری کو نوبل پرائز؟

لیک سکیس ۲۷ر اکتوبر۔ یہاں یہ پیشگوئی کی جا رہی ہے کہ کہن سال تجربہ کار شامی سیاستدان فارس بے الخوری جو اقوام متحدہ میں سب سے پرانے نمائندے ہیں اور جنہیں "بابائے عرب" بھی کہا جاتا۔ انہیں آئندہ سال میں کا نوبل پرائز دیا جائے گا۔ اس سال یہ انعام ڈاکٹر رالف بنش کو دیا گیا۔ جو فلسطین کے ثالث کی حیثیت سے مقتول کاؤنٹ برناڈوٹ کی جگہ پر مقرر ہوئے تھے۔

دوسری پیشگوئی عام طور پر یہ کی جا رہی تھی کہ لبنان کے چارلس ملک کے مسٹر ٹریگولی کی جگہ پر اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل منتخب ہو جانے کا کافی امکان ہے۔ جس ملک کی مسٹر ملک نمائندگی کرتے ہیں۔ اسکے مختصر ہونے کے باوجود یہاں مسٹر ملک ایک ہوشیار سیاستدان اور اچھے مقرر تصور کئے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

فرانسیسی مراقشی فوج جرمنی روانہ کی جانے والی ہے؟

برلن ۲۷ر اکتوبر یا دن میں فرانسیسی فوج کے اعلیٰ افسران نے کل یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ فرانسیسی مراقشی پیدل فوج برطانوی توپ خانہ اور امریکی ٹینکوں سے مل کر جرمنی میں پہلی مغربی "ٹاسک فورس" قائم ہوگی اسے امریکی منطقہ میں متعین کیا جائے گا۔ لیکن یہ پوری طرح متحرک ہوگی۔ اور چند گھنٹوں کے اندر تینوں منطقوں کے کسی خطرناک مقام پر پہنچ سکیگی۔ (اسٹار)

صوبہ سرحد میں زیر کاشت زمین کے رقبہ میں اضافہ

پشاور ۲۷ر اکتوبر۔ یہاں مفید طور معلوم ہوا ہے کہ صوبہ میں نہر کے پانی سے سیراب ہونے والی زمین کے رقبہ میں ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا ہے یہ حکومت کی اس مہم کا نتیجہ ہے کہ کم سے کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ زمین کو زیر کاشت لایا جائے اس اضافہ سے سرکاری محاصل میں بھی اضافہ ہوگا۔

اقوام متحدہ کی فوجیں منچوریا کی سرحدوں تک پیشقدمی کریں گی

ٹوکیو ۲۵ر اکتوبر۔ اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کو جسقدر بھی قوت استعمال کرنا پڑی وہ منچوریا کی سرحد تک پیشقدمی کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔

ایک امریکی کمانڈر نے بتایا کہ انہیں اس امر کی اجازت مل چکی ہے کہ وہ منچوریا کی سرحدوں تک پیشقدمی کرنے کیلئے جس قدر قوت درکار ہو وہ استعمال کرنے سے احتراز نہ کریں۔ اس سے پہلے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں وہ اس قدر تھیں کہ شمالی کوریا پر قبضہ کرنے کے لئے جنوبی کوریا کی فوجیں ہی پیشقدمی کریں آج برطانوی اور آسٹریلوی فوجوں نے سنجو کی طرف پیشقدمی شروع ہو گئی جو دریائے یالو کے اس کنارے منچوریا کی بندرگاہ اَن ٹونگ کے بالمقابل واقع ہے۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی فوجوں کی پیشقدمی آج بھی جاری ہے۔ اور اس وقت برطانوی فوجیں سرحد سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔

دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے کلکتہ کو جاسوسی کا اڈہ بنالیا

کلکتہ ۲۵ر اکتوبر۔ معاصر ملر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ کئی غیر ملکی طاقتوں نے کلکتہ کو اپنی جاسوسی کا اڈہ بنالیا ہے۔ فوجی نقطہ نظر سے ہندوستان کی اتنی اہمیت ہے کہ یہ ملک ایشیا میں تجارت سیاسی چالوں کا مرکز بن رہا ہے۔ نئی دہلی میں اس وقت تقریباً ۳۰ دوسرے ملکوں کے سرکاری مشن موجود ہیں اور کئی بڑی طاقتیں ہندوستان کو ایکسپلائٹ کر کے ایشیا کو سیاسی طور سے فتح کرنے کے لئے اسے اپنا اڈہ بنا رہی ہیں۔ مختلف قومیت کے سینکڑوں غیر پسندیدہ غیر ملکی لوگ تاجروں کی حیثیت میں جرنلسٹوں کی حیثیت میں ٹیکنیکل ماہرین کی حیثیت میں اور کئی دوسری حیثیتوں میں ہندوستان میں داخل ہو چکے ہیں اس کے علاوہ غیر ملکوں کی خوبصورت ترین لڑکیاں۔ شہزادیاں اور بڑے بڑے گھرانے کی دوشیزائیں یہاں وارد ہو چکی ہیں۔ اور ان سب لوگوں کے متعلق یہ شبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ایشیا کے لوگوں میں اپنا زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان کا ایک اہم ہیڈ کوارٹر کلکتہ میں ہے۔ کم و بیش ہر ایک غیر ملکی ہوائی جہاز جو کلکتہ سے گزرتا ہے وہ اپنے ساتھ ایسے غیر ملکیوں کو لاتا ہے۔ جن کی اصلیت مشتبہ ہوتی ہے وہ اس ملک میں کچھ وقت کے لئے اپنا سفر ختم کر دیتے ہیں اور کئی حالتوں میں کافی عرصہ تک یہاں قیام کر لیتے ہیں۔ حالیہ جانچ پڑتال سے اس امر کا انکشاف ہوا کہ ان میں سے بہت سے بےبلائے غیر ملکی مہمان جب یہاں آتے ہیں تو ان کے پاس ایک بھی ہندوستانی روپیہ ٹریولنگ چیک نہیں ہوتا۔ لیکن جلد ہی لوگ پانی کی طرح روپیہ بہانے لگ جاتے ہیں۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے

راولپنڈی ۲۶ر اکتوبر ۸ہم رضاکاروں کا ایک دستہ جس میں چھ مونبچکک ڈاکٹر بھی ہیں۔ دہلی سے لاہور روانہ ہو گیا ہے۔ ۱۵ر آدمیوں کا ایک دستہ سیالکوٹ گیا ہے

پاکستان سے پانچ ہزار مسلمان واپس ہندوستان چلے گئے

لاہور ۲۵ر اکتوبر۔ اترپردیش کے ۹ سو مسلمانوں کو جو نہرو لیاقت فارمولا کے ماتحت ہندوستان پہنچا دیا گیا۔ واضح رہے کہ حکومت ہندوستان پانچ ہزار مسلمانوں کو واپس لینے پر آمادگی کا اظہار کر چکی ہے جس معاہدے سے پہلے اپنے گھروں کو چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد یہ بھی قرار پایا کہ چھ ہزار دو مسلمان جو اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہوں انہیں بھی واپس لے لیا جائے گا

وزارت امور مہاجرین ۲۵ سو مہاجرین کو ہندوستان بھیج چکی ہے۔ باقی ۲۵ ہزار مسلمانوں کو بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آج بریلی۔ شاہجہانپور اور علی گڑھ کے وہ مسلمان واپس چلے گئے جو وہاں واپس جانا چاہتے تھے۔ آج مسلمانوں کو پاکستان کی سرحد واگہ پر ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔

مرکزی لیگ کمیٹی کا اجلاس

مسٹر لیاقت علی نے صدارت کی

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج شام کی مرکزی مسلم لیگ ریلیف کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے سرانجام دئیے۔ اس اجلاس میں سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب اور خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے بھی شرکت کی۔ مسٹر یوسف خٹک اور صوفی عبدالحمید بھی اجلاس میں شریک ہوئے

میاں ممتاز دولتانہ نے خاص دعوت پر اجلاس میں شرکت کی۔ حکام کی پنجاب ریلیف کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اجلاس میں امدادی کام کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

ہ۔ ان دستوں کا انتظام ان اضلاع کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر نے کیا ہے۔

(اسٹار)